۶
سلسلۂ اشاعت

احتسب علی اللّٰہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ (مسلم)
میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ صومِ عاشورہ سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہوگا

ماہِ محرم الحرام
برکات وخرافات کے تناظر میں

مرتب : عبدالواحد انور یوسفی

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ
اسلامی کمپاؤنڈ، سونس
تعلقہ کھیڈ، ضلع رتنا گیری ۴۱۵۷۲۷
فون: 02356/262555

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ۔ اما بعد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مہینوں کی گنتی وتعداد کے بارے میں فرمایا ''بے شک مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتاب اللہ (لوح محفوظ) میں بارہ کی ہے۔اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں۔ (التوبہ-۳۶)

حرمت وادب کے چار مہینوں میں سے وہ مہینہ نمودار ہونے والا ہے جو اسلامی سال کا پہلا اور مبارک مہینہ ہے۔افق مغرب پر ہلال نو نمودار ہو کر ایک بار پھر نئے سال کی آمد کا مژدہ سنانے والا ہے۔آیئے ہم تلاش کریں کہ ماہ محرم کے فضائل وبرکات کیا ہیں؟اس کی شرعی اور تاریخی حیثیت کیا ہے؟

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس روزہ سے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (مسند احمد)

ماہ محرم خاص طور سے یوم عاشورہ کی قدر ومنزلت اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کے یہاں بھی مسلم تھی۔ملاحظہ فرمائیں۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے اس دن عید مناتے اور اپنی عورتوں کو زیورات اور سامان زینت سے مزین کرتے۔ (مسلم)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔آپ نے پوچھا کہ یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ دن بڑا بابرکت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن فرعون سے نجات دی تو موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکرانہ اس دن کا روزہ رکھا پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تمہاری نسبت موسیٰ سے زیادہ قریبی اور حق دار ہیں۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

محرم کا دسواں دن بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔یہود ونصاریٰ

کے علاوہ قریش کے مشرکین بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہجرت سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو خود بھی اس دن کا روزہ رکھتے اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے لیکن جب ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے تو آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے اہتمام کو ترک کر دیا اور فرمایا جو چاہے اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے ترک کر دے۔ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اپنے متبعین کو اس کے رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام بڑی پابندی، رضا و رغبت کے ساتھ عاشورہ کے روزہ کا اہتمام فرماتے تھے۔ مگر فرضیت صوم رمضان کے بعد وہ اہتمام باقی نہ رہا۔

مسلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے لہٰذا آج جس نے روزہ رکھا وہ اسے تکمیل تک پہنچائے اور جس نے روزہ نہیں رکھا ہے اسے بھی چاہئے کہ بقیہ دن کا روزہ رکھے۔ (بخاری)

ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عاشورہ کے دن ہم خود بھی روزہ رکھتیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتیں اور جب انہیں مسجد (اوقات صلوٰۃ) میں لے جاتیں تو ان کے کھلونے بھی ان کے لئے لے جایا کرتیں بھوک کی وجہ سے بچے روتے تو انہیں بہلانے کے لئے ہم کھلونے دے دیا کرتیں تا کہ وہ شام تک اپنے روزے کو پورا کر لیں۔ (بخاری)

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے یوم عاشورہ کے دن مدینہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج عاشورہ کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں نے روزہ رکھا ہے تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ (بخاری)

یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دین اسلام کی بیخ کنی میں کافی سرگرم ہو گئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی شعائر میں ان کی مخالفت کا حکم دے دیا گیا تھا چونکہ یہود بھی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اس لئے ان کی مشابہت سے بچنے کے لئے آپ نے فرمایا: لئن بقیت الی قابل لاصومن الیوم التاسع (مسلم کتاب الصیام) اگر میں اگلے

سال تک زندہ رہا تو میں نو محرم کا روزہ بھی ضرور رکھوں گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: فلم یات العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم کتاب الصیام) مگر اگلا سال آنے سے پہلے ہی آپ وفات پا گئے۔

بہر حال آپ کی خواہش تھی اس لئے یہ امر مسنون ہوا کہ ہم عاشورہ کے ساتھ نو محرم کا بھی روزہ رکھ لیا کریں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک قول اس طرح ملتا ہے: خالفوا الیہود و صوموا التاسع والعاشر (المصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۸۷) نو اور دس محرم کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔

اسلامی نقطہ نظر سے ماہ محرم کی شرعی حیثیت صوم یوم عاشورہ ہی ہے۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر عاشورہ کا روزہ رکھا جائے۔ صحیح روایتوں سے موسیٰ علیہ السلام کا اس دن اظہار شکر کے طور پر روزہ رکھنا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا اور روزہ رکھنے کا حکم دینا نیز صوم یوم عاشورہ کا گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جانا ثابت ہے۔ باقی پچاسوں روایتیں جو عاشورہ کی فضیلت میں بیان کی جاتی ہیں وہ سب ضعیف یا موضوع ہیں۔

(۲) ماہِ محرم کی دوسری اہمیت اور خصوصیت جو ہمیں تاریخ اسلام سے فراہم ہوتی ہے وہ ہجرت کی یادگار ہے۔ اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہجری تقویم کے حساب سے یکم محرم سے شروع ہوتا ہے۔ محرم الحرام ہی کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے محبوب شہر مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ سفر ہجرت بظاہر مسلمانوں کی بے بسی اور درماندگی کی داستان ہے مگر اسلام کی ساری فتح مندیاں اسی ہجرت نبوی میں پوشیدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا:

اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جب کہ اسے کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا۔ دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اس نے کافروں کی بات پست کردی اور بلند و عزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے۔ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔ (التوبہ ۴۰)

پس محرم کا چاند ہمیں ہجرت نبوی کی یاد دلاتا ہے اور نئے سال کی آمد

کا اعلان کرتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق طے کیا کہ اسلامی سال کی ابتداء واقعہ ہجرت سے کی جائے انہوں نے تمام متمدن اقوام میں رائج سنہ اور تاریخ کو کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ سب سے الگ اسلامی سنہ کا آغاز فرمایا اس طرح یکم محرم الحرام سے اسلامی ہجری سال کا آغاز ہوا مگر بدقسمتی سے مسلمان یادگار ہجرتِ نبوی کے بجائے مغرب کی نقالی کا خوگر ہو چکا ہے جو اسلامی غیرت اور خودداری کے خلاف ہے۔

مسلمانو! اسلامی ہجری سال یکم جنوری سے نہیں یکم محرم سے شروع ہوتا ہے جو واقعۂ ہجرت نبوی کی یاد تازہ کرتا ہے ہمیں اپنے کاروبار اور معاملات میں اسی کا التزام کرنا چاہیئے۔

③ ماہ محرم کی تیسری اہم بات یہ ہے کہ محرم کا چاند نظر آتے ہی شہادت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کی آڑ میں بہت سی بدعات و رسوم میں مسلمان اپنا روپیہ بھی صرف کرتا ہے اور اپنے جسم و جان کو بھی جوکھم میں ڈال دیتا ہے اور یہ تاثر دیتا ہے کہ ماہ محرم کا تقدس صرف سانحۂ کربلا کی وجہ سے ہے اور نہایت ہی عقیدت کے ساتھ اہل تشیع کے ساتھ ساتھ نام نہاد اہل سنت بھی تمام بدعات و رسومات کو انجام دے کر کفریہ اور شرکیہ عقائد کی تبلیغ و تشہیر کرتا ہے۔ جن کی شفاقت و قباحت قرآن و حدیث میں صراحۃً موجود ہے بلکہ بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم احمد رضا خان فاضل بریلوی نے بھی اپنے متبعین کو اس سے روکا ہے اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ اہل تشیع کے شانہ بہ شانہ بدعات محرم کو اپنانے والے بریلوی مکتب فکر کے علماء و عوام ہی ہیں جنہیں حقیقت کا علم نہیں یا تو وہ غلط فہمی کے شکار ہیں اب ہم چند خرافات محرم کا تذکرہ کرتے ہیں۔

تعزیہ - حضرت حسین ابن علیؓ اور دیگر اہل بیت کے تربتوں کی نقل جو ماہ محرم میں بانس وغیرہ سے بنا کر اور اس پر خوبصورت کاغذات سجا کر بطور یادگار نکالتے ہیں اور اسے تعزیہ، تابوت، تمثیل وغیرہ کا نام دیتے ہیں یہ سارے افعال حرام ہیں اور شرک و شبہ پرستی میں آتے ہیں جبکہ اسلام میں قبر پرستی حرام ہے اور اسی قبر پرستی کی کوکھ سے شبہ پرستی نے جنم لیا ہے جن میں اہل تشیع کے ساتھ نام نہاد ناواقف اہل سنت بھی مبتلا ہیں۔ فاضل بریلوی سے سوال ہوا:

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کا کیا حکم ہے۔ (بینوا و توجروا)

الجواب: عشرۂ محرم الحرام اگلی شریعتوں سے اس شریعت تک نہایت

بابرکت ومحل عبادت ٹھہرا ہوا تھا ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ وفاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا ہے پھر وبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بطور خیرات نہ رکھا جائے۔ ریاوتفاخر علانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے۔ روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے پیسے ریت میں گر کر غائب ہوتے ہیں مال کی اضاعت ہو رہی ہے مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں۔ اب بہار عشرہ کے پھول کھلے تاشے باجے بجتے چلے طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم شہوانی میلوں کی پوری رسوم، جشن...... الخ اب کہ تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت وناجائز وحرام ہے (بدرالانوار فی آداب الاثار) تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی ص ۵۳

خان صاحب عرفان شریعت حصہ اول ص ۱۵ میں فرماتے ہیں

"تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وروگردانی کریں اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۵۰)

نذر ونیاز : تعزیہ پر نذر ونیاز اور چڑھاوے کا بڑا ہجوم ہوتا ہے عقیدت مندوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ حل مشکلات، دفع بلیات، شفایابی، نوکری اور اولاد کے لئے درخواست کی جاتی ہے عرائض لٹکائے جاتے ہیں یہ تمام شرکیہ امور کھلم کھلا انجام دیئے جاتے ہیں۔

فاضل بریلوی سے اس سلسلے میں بھی ایک سوال ہوا:

"تعزیہ بنانا اور اس پر نذر ونیاز کرنا عرائض بامید حاجت براری لٹکانا اور بہ نیت بدعت حسنہ اسکو داخل حسنات جاننا کیسا گناہ ہے؟

الجواب: افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ وممنوع وناجائز ہیں۔ (تعزیہ داری ص ۱۵)

کتاب مذکور کے ص ۱۱ پر لکھتے ہیں:

تعزیہ پر چڑھایا ہوا کھانا نہ کھانا چاہئے اگر نیاز دے کر چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اس کے کھانے سے احتراز کریں۔ (تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی، ص ۵۵)

آج کل غیر اللہ کے نام پر نذر ونیاز کے لئے راستہ روک روک کر روپے لئے جاتے ہیں جبکہ غیر اللہ کے نام کی نذر ونیاز سراسر حرام ہے۔ دیکھئے قرآن (البقرہ ۱۷۳، المائدہ ۳، الانعام ۱۴۵، النحل ۱۱۵)

مجالس محرم کا انعقاد و شرکت : عشرۂ محرم میں جگہ جگہ ایسی مجلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں شہادت نامہ جنگ نامہ وغیرہ منظوم کتابیں پڑھی جاتی ہیں جو موضوع اور باطل روایات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

اس میں صحابہ کرام کی شان میں ناروا کلمات ہوتے ہیں انہیں خاطی، غاصب اور پلید وغیرہ باور کرایا جاتا ہے۔ اہل تشیع کی طرح نام نہاد اہلسنت بھی ایسی مجلسیں سجاتے اور کتب شہادت پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ ایسی مجلسوں کا انعقاد درست ہے نہ اس میں شرکت جائز ہے۔ فاضل بریلوی شرکت مجالس کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

الجواب: حرام ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (من کثر سواد قوم فھو منھم) جو شخص کسی قوم کی تعداد بڑھانے کا سبب بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

وہ بدزبان ناپاک لوگ اکثر تبرا بک جاتے ہیں اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سنا گیا ہے کہ سینوں کو شربت دیتے ہیں اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہوا تو اپنے یہاں قلتین کا پانی ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہوا تو وہ روایات موضوعہ وکلمات شنیعہ اور ماتم حرام سے خالی نہیں ہوتیں اور یہ دیکھیں گے سنیں گے اور منع نہ کرسکیں گے ایسی جگہ جانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ) واللہ تعالیٰ اعلم (تعلیمات شاہ احمد رضا، ص ۵۲)

خان صاحب عرفان شریعت جلد ا، ص ۱۶ میں لکھتے ہیں

مسئلہ: محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے وہ مناہی و منکرات سے پُر ہوتے ہیں۔

ایک جگہ لکھتے ہیں: کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں وہ اکثر موضوعہ وروایات باطل پر مشتمل ہیں یونہی مرثیہ ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا گناہ حرام ہے حدیث میں ہے (نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے۔ (اعالی الافادہ) (تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی، ص ۵۳)

ماتم، نوحہ، مرثیہ- ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں ہے شادی اور غم کے مواقع پر ایک مسلمان کو کس طرح شریعت کی پاسداری کرنی چاہئے یہ سب واضح ہے مگر ماہ محرم میں ماتم اور سینہ کوبی، نوحہ اور مرثیہ میں مصروف مسلمان کس طرح تعلیمات نبوی کا مذاق اڑاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱- وہ شخص ہم میں نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا، گریبان چاک کیا اور جاہلیت کے بول بول کر بین کیا۔ (بخاری و مسلم)

۲- ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نوحہ

کرنے والی سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورت سے بیزار ہیں۔(بخاری و مسلم)

۳-ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کے تین دن بعد سوگ ختم کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے خاوند کے جس کا سوگ چار مہینہ دس دن ہے۔(بخاری و مسلم)

فاضل بریلوی احکام شریعت حصہ اول، ص ۸۹ پر لکھتے ہیں

''محرم میں سیاہ سبز کپڑے علامت سوگ ہے اور سوگ حرام ہے۔

(مسئلہ) کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں بعض اہل سنت محرم کے عشرہ میں نہ تو روٹی پکاتے ہیں نہ جھاڑو دیتے ہیں کہتے ہیں بعد دفن روٹی پکائی جائے گی۔ اس دن کپڑے نہیں اتارتے۔ ماہ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔

الجواب: تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ تعلیمات شاہ احمد رضا ص ۵۰

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ
(سورہ ہود-۸۸)

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ

اپنی سرگرمیوں اور شعبہ جات کے آئینے میں

☆ مکاتب میں بچوں کی تعلیم و تربیت ☆ دروس، اجتماعات، اجلاس، ☆ دعوتی دورے اور ملاقاتیں ☆ عظیم الشان اردو، عربی لائبریری ☆ اخبار و رسائل و مجلات ☆ اشاعت کتب ☆ اشتہارات و فولڈرس ☆ مفت کتابوں کی تقسیم، ☆ رفاہ عام یعنی شخصی، تعلیمی اور طبی امداد ☆ حصول و تقسیم فطرہ و زکوٰۃ

تمام اسلام پسند اہل خیر حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ مرکز کے شعبہ جات کی ترقی کے لئے بھرپور تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

Afreen Arts : 9819189965